QURBANI KA MUKHTASAR TARIQA
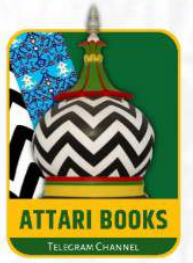
تالیف:

محمد وسیم عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو المُظَفَّر محمد بن عبدُ اللہ خَیّام سَمَر قندی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: "میرے ساتھ آؤ۔" میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت خِضَر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ میرے اِستفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خِضَر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ہیں۔ میں نے عرض کی:

اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے حضرت محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا:

ہاں۔ میں نے عرض کی: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کر سکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اُس کا دل نفاق سے اسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔ (القول البدیع،ص 277،جذب القلوب،ص235)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

قربانی حکمِ خُداوندی پر عمل کرنے کیلئے کی جاتی ہے

قربانی کا حکم اللہ پاک اور اُس کے پیارے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دیا ہے اور یہ چند شرائط کے ساتھ مسلمان پر واجِب ہوتی ہے اس لیے ہم قربانی کرتے ہیں اور اِن شاءَ اللہ کرتے رہیں گے۔ اللہ پاک نے قربانی کا حکم دیتے ہوئے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ﴿2﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: توتم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

(پ30، الکوثر:2)

تو اِس حکمِ خُداوندی پر عمل کرنے کے لیے ہم قربانی کرتے ہیں۔ اِس آیتِ مُبارَکہ میں بھی قربانی کا ذِکر ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿162﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رَبّ سارے جہان کا۔ (پ8، الانعام:162)

اِسی طرح جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْم (یعنی قربانی کرنا) تمہارے باپ ابراہیم علیہ السّلام کا طریقہ کار ہے۔ (ابن ماجہ، 531/3، حدیث:3127)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو قربانی کی وُسعت رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو

وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ،3/529،حدیث:3123)

قربانی کس پر واجب ہے؟

10 ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام کی صُبحِ صادِق سے لے کر 12 ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام کے غُروبِ آفتاب کے دَرمیان اگر کوئی مسلمان عاقِل، بالغ، مقیم اور صاحبِ نِصاب ہو اور وہ نِصاب اس کے قرض اور ضَروریاتِ زندگی میں مُستَغرَق (یعنی ڈوبا ہوا) نہ ہو تواِس صورت میں قربانی واجب ہو گی۔

(حوالہ.امیر اھلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی تحریر کردہ کتاب بنام" قربانی کیوں کرتے ھیں" صفحہ 1.2)

ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۲۹۲)

مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔
فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں:

حاجتِ اَصلِیّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو ضَرورت ہوتی ہے اوران کے بِغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے متعلِّق کتابیں اور پیشے سے متعلِّق اَوزار وغیرہ۔ (الھدایۃ ج ۱ ص ۹۶)

اگر "حاجتِ اَصلِیَّہ" کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہو گا کہ "ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں" ایسی ہیں کہ جو حاجتِ اَصلِیَّہ میں داخِل نہیں چُنانچہ اگر ان کی قیمت "ساڑھے باوَن تولہ چاندی" کے برابر پہنچ گئی تو قربانی واجب ہو گی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے

سُوال کیا گیا کہ ”اگر زید کے پاس مکانِ سُکُونت (یعنی رہائشی مکان) کے علاوہ دو ایک اور (یعنی مزید) ہوں تو اس پر قربانی واجب ہو گی یا نہیں؟

الجواب : واجب ہے، جب کہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے حاجتِ اَصلِیّہ سے زائد ہو، مل کر چھپّن روپے (یعنی اتنی مالیَّت کہ جو ساڑھے باوَن تولے چاندی کے برابر ہو) کی قیمت کو پہنچے، اگرچِہ ان مکانوں کو کرائے پر چلاتا ہو یا خالی پڑے ہوں یا سادی زمین ہو بلکہ (اگر) مکانِ سُکُونت اتنا بڑا ہے کہ اس کا ایک حصّہ اس (شخص) کے جاڑے (یعنی سردی اور) گرمی (دونوں) کی سُکُونت (رہائش) کے لئے کافی ہو اور دوسرا حصّہ حاجت سے زیادہ ہو اور اس (دوسرے حصّے) کی قیمت تنہا یا اِسی قسم کے (حاجتِ اصلِیّہ) سے زائد مال سے مل کر نصاب تک پہنچے، جب بھی قربانی واجب ہے۔

وَقت کے اندر شرائط پائے گئے تو ہی قُربانی واجِب ہوگی

مال اور دیگر شرائط قُربانی کے ایّام (یعنی 10 ذُوالحِجّۃِالحرام کی صبحِ صادِق سے لیکر 12 ذُوالحِجّۃِالحرام کے غروبِ آفتاب تک) میں پائے جائیں جبھی قربانی واجِب ہو گی۔

اِس کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ”بہارِ شریعت“ میں فرماتے ہیں:

یہ ضَرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقت میں (10 ذُوالحِجّہ کی صبح) اس کا اَہل نہ تھا وُجوب

کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخِر وَقْت میں (یعنی 12 ذُوالحِجّہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہل ہو گیا یعنی وُجُوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہو گئی اور اگر ابتدائے وَقْت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخِر وَقْت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔ (عالمگیری ج۵ ص۲۹۳)

قربانی کا طریقہ

(چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذَبْح کرنا ہو) سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں، ہمارے عَلاقے (یعنی پاک و ہند) میں قِبلہ مغرِب (WEST) میں ہے، اس لئے سرِ ذَبیحہ (یعنی جانور کا سر) جُنُوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہئے تاکہ جانور بائیں (یعنی الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرِق (EAST) کی طرف ہو تاکہ اس کا مُنہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذَبْح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبْح کرے اور خود اپنا یا جانور کا مُنہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۲۱۶،۲۱۷)

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿79﴾
اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿162﴾
لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
(سورۃالانعام آیت نمبر.79/سورۃالانعام آیت نمبر.162)

اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر

اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر۔

پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذَبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذَبح کے بعد یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّی کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔(بوقتِ ذَبح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

(حوالہ: اَبلَق گھوڑے سُوار)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔